REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P/GDP-3.

جلد ۲۶   شمارہ ۲۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.   PIN. 143516.

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ   ۲۶ ہجرت ۱۳۵۶ ہش   ۲۶ مئی ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۲/۵/۷۷ کی اطلاع مظہر ہے کہ "ضعف کی تکلیف ہے۔ اور معدہ میں سوزش ہے" احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۳ ہجرت (مئی) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔
الحمد للہ!!

افسوس! حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا ربوہ میں رحلت فرما گئیں!

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ○

قادیان ۲۳ مئی۔ بھاری دل اور حزین جذبات کے ساتھ احبابِ جماعت تک یہ افسوسناک خبر پہنچائی جاتی ہے کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آج بوقت دوپہر ۵-۱۲ پر ربوہ میں رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ــــ قادیان میں یہ خبر بذریعہ ایکسپریس ٹیلیگرام ربوہ سے براستہ لاہور پہنچی جس کا اردو ترجمہ حسبِ ذیل ہے:......... "آج دوپہر بارہ بجکر پانچ منٹ پر ربوہ میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رحلت فرما گئیں۔ چھ بجے شام جنازہ ہوگا"۔ یہ ٹیلیگرام امیر جماعت احمدیہ لاہور جناب حمید نصر اللہ خاں صاحب کی طرف سے قادیان بوقت چھ بجے شام موصول ہوئی۔ اطلاع ملتے ہی محلہ احمدیہ قادیان میں یہ خبر نہایت درجہ افسوس اور دلی غم کے ساتھ سُنی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ارشاد سے منارۃ المسیح کے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ اعلان کر دیا گیا کہ تمام احباب و خواتین مسجد اقصیٰ میں نمازِ جنازہ کے لئے پہنچ جائیں تا ربوہ میں جنازہ پڑھا جانے کے ساتھ ہی قادیان میں بھی نمازِ جنازہ کی ادائیگی ہو کر اجتماعی دعاؤں میں شرکت کی ایک عملی صورت پیدا ہو جائے۔

اسی وقت میں محترم صاحبزادہ صاحب نے دفتر نظارت علیا کے ذریعہ ہندوستان کی چیدہ چیدہ جماعتوں کو فوری طور پر ٹیلیگرام کے ذریعہ اس افسوسناک خبر کی اطلاع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چونکہ ہندوستانی وقت پاکستانی وقت سے نصف گھنٹہ پیچھے ہے اس طرح قادیان میں ہندوستانی ٹائم کے مطابق پونے سات بجے کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد اقصیٰ میں کثیر التعداد احبابِ جماعت کے ساتھ نمازِ جنازہ غائب ادا کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ احبابِ جماعت کو حضرت سیدہ ممدوحہ کی وفات کی خبر سُناتے ہوئے آپ کے بلند روحانی مقام اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کے چیدہ چیدہ مناقب بیان فرمائے۔ اس سلسلہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احبابِ قادیان کے ساتھ حضرت سیدہ ممدوحہ کے گہرے پُر شفقت اور محبانہ جذبات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ جب بھی کسی درویش خاتون کو حضرت سیدہ ممدوحہ سے ملاقات کا موقعہ ملتا اور خود مجھے آپ رضی کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملتا تو آپ نے ہمیشہ ہی احبابِ قادیان کی خیر و عافیت نہایت درجہ محبت اور شفقت سے دریافت فرمائی۔ اور ہر موقعہ پر فرمایا کہ میں درویشانِ قادیان کیلئے ہمیشہ ہی التزام سے دعائیں کرتی ہوں۔

قادیان کی مبارک بستی آپؓ کا مولد اور مسیح پاک علیہ السلام کا مسکن و مولد و مدفن ہونے کے سبب کسی وقت بھی آپ کو نہ بھولا۔ بلکہ یہاں سے ہجرت کے بعد اس کی یاد ہمیشہ ہی آپ کو تڑپاتی رہی۔ "خوش نصیب کہ ہم قادیاں میں بستے ہو" والی مشہور نظم آپ کے قلبی جذبات کی بڑی وضاحت کے ساتھ ترجمانی کرتی ہے۔ اسی سے اس قدر رنج و غم کا عالم ہو جاتا ہے جو مرحومہ کے دلی ... ہیں قادیان اور درویشانِ قادیان کی نسبت تھی۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ رضی بتاریخ ۲ مارچ ۱۸۹۷ء مطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۱۴ ہجری پیدا ہوئیں اس طرح آپؓ نے ۸۰ سال ۲ ماہ ۲۱ دن عمر پائی۔ باوجودیکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت آپؓ کی عمر کوئی زیادہ نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ بخشا تھا جس کی برکت سے آپ سے بے شمار ایسی روایات جماعت تک پہنچیں جو حضور علیہ السلام کی اہلی زندگی اور اندرونِ خانہ کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں اور جماعت کے اہم تاریخی واقعات سے ان کا گہرا تعلق ہے۔

آپ نہایت درجہ فیاض۔ دینی علوم پر خاصہ عبور رکھنے والی عالمہ باعمل خاتون تھیں۔ سلطان القلم باپ کی بیٹی ہونے کے اعتبار سے آپ نے اس وصف میں اپنے روحانی باپ سے عظیم علمی ورثہ پایا جو آپ کی نظم و نثر سے سب کو قائل کر لیتا ہے۔ کسی بات کے بیان کرنے میں آپ کا انداز ایسا دلنواز اور پیارا تھا اور بیان اس قدر پُر اثر اور پُر شوکت تھا کہ اپنی مثال آپ تھا۔

حضرت سیدہ ممدوحہ کی ولادت بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی بشارت کے تحت ہوئی اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی "یتزوّج ویولد لہٗ" کا مصداق بننے والے مبارک وجودوں میں سے آپکا وجود بھی تھا۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ "نواب مبارکہ بیگم"۔ اسی طرح حضورؑ نے اپنی مشہور نظم "آمین" میں بھی آپؓ سے متعلق الٰہی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ؎

ہوا اِک خواب میں مجھ پر یہ اظہر   کہ اس کو بھی ملے گا بخت برتر!
لقب عزت کا پاوے وہ مقرر   یہی روزِ ازل سے ہے مقدر

چنانچہ خدا تعالیٰ کی حکمت کے تحت حضرت سیدہ ممدوحہ کا عقد مالیر کوٹلہ کے نواب خاندان کے ایک نہایت درجہ پارسا اور متقی حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ سے ہوا۔ یہ وہی بزرگ متقی ہیں

(آگے دیکھئے صفحہ ۳ کے نیچے)

مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

احباب جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم پیغام

صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کے عالمگیر منصوبہ کا چوتھا مرحلہ شروع ہو چکا ہے احباب اپنے وعدہ کا ۱/۵ حصہ اس سال میں ادا کرنے کی کوشش کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اشاعت اسلام کے کام کو تیز تر کرنے اور قرآن کریم کے انوار کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے، مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر، عالمی جماعت ہائے احمدیہ کے افراد کی تربیت اور اس غرض سے کہ غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں ایک عالمگیر منصوبہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم" کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس منصوبے کا اعلان تمام دنیا کے احمدیوں کو مخاطب کر کے کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک کے مخلصین جماعت نے میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی جوش اور ولولہ کے ساتھ اپنے وعدے لکھوائے جن کی ادائیگی خدا کے فضل سے مرحلہ وار ہو رہی ہے۔

مومن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام نعمتوں اور قوتوں کو اس کی رضا کے حصول کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ اور ہر نیا سال جو آتا ہے وہ خواہ اپنے ساتھ کتنی ہی آزمائشیں لائے مومن ہر حالت میں خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق مل رہی ہے کہ ہر نیا سال ہم پر جو ذمہ داریاں عائد کرتا ہے احباب انہیں پورا کرتے چلے جاتے ہیں۔

ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ فروری ۱۹۷۷ء میں ختم ہو چکا ہے اور اب خدا کے فضل سے اس عالمگیر منصوبہ کا چوتھا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ احباب نے نئے سال میں اپنے کل وعدہ کا ۱/۵ حصہ تک ادائیگی کرنی ہے وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

میں ذکّر کے خدائی حکم کے مطابق احباب کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ احباب جماعت دعائیں کرتے ہوئے نہ صرف ہر قسم کی مالی قربانیوں سے عہدہ برآ ہوں گے بلکہ پہلے کی طرح امسال بھی ان کا قدم رکے گا نہیں اس کے رحم و کرم سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو اور ہمیشہ حافظ و ناصر رہے آمین!

والسلام

مرزا ناصر احمد

(خلیفۃ المسیح الثالث)

۳/۵/۷۷

اِٹارسی (مدھیہ پردیش) میں جماعتِ احمدیہ کی پہلی صوبائی کانفرنس

جلسہ یومِ پیشوایانِ مذاہب کی کامیاب تقریب

تین افراد کا قبولِ احمدیت!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی قادیان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال مدھیہ پردیش میں اٹارسی مقام پر ۸ر مئی ۱۹۷۷ء کو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پہلی صوبائی کانفرنس منانے کا پروگرام رکھا گیا۔ مدھیہ پردیش میں چونکہ جماعت کی طرف سے اس قسم کی تقریب کے انعقاد کا پہلا موقعہ تھا اس لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اخبار بدر قادیان میں کافی عرصہ پہلے سے اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں اعلانات کئے جانے لگے۔ تا زیادہ سے زیادہ احمدی احباب اس میں شمولیت کر ثواب حاصل کریں۔ اسی بات کے پیشِ نظر نظارت دعوۃ و تبلیغ نے کانفرنس کے جملہ انتظام کی خاطر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو ۱۷ر اپریل سے ہی اٹارسی بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے اٹارسی پہنچ کر کانفرنس کے جملہ امور کو مقامی احباب جماعت کے تعاون سے سرانجام دینا شروع کیا۔ اس سلسلہ میں مکرم بابو محمد فہیم صاحب اور آپ کے اہل و عیال نے بالخصوص اور جماعت احمدیہ اٹارسی کے دیگر احمدی احباب نے بالعموم آپ کے ساتھ بہترین تعاون کا ثبوت دیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مختلف صوبہ جات سے احمدی احباب کی کانفرنس میں شمولیت۔

اخبار بدر میں قبل از وقت اور لگاتار اعلان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یو۔پی۔ بہار۔ حیدر آباد۔ مدراس۔ کشمیر۔ اڑیسہ۔ قادیان اور مدھیہ پردیش سے بہت سارے احمدی احباب کو اس کانفرنس میں شمولیت کی توفیق ملی۔

جماعت احمدیہ کانپور (یو۔پی) نے مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ سیکرٹری مالی کی قیادت میں آٹھ افراد پر مشتمل قافلہ کانفرنس سے دو دن قبل ہی بھجوایا۔ بعد ازاں مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ صدر جماعت بھی تشریف لے آئے۔ اس قافلہ کے ہر فرد نے کانفرنس کے جملہ امور کی بجا آوری میں مقامی افراد کو بھر پور تعاون دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

صوبہ اتر پردیش کی کانفرنسوں کے استقبالیہ کمیٹی کے سیکرٹری مکرم حمید اللہ خان صاحب آف سہارنپور باوجود انتہائی مصروفیات کے ایک روز قبل ہی تشریف لائے۔ اور اپنے سابقہ تجربات کی بنا پر اس کانفرنس کے انتظامات میں تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر سے نوازے آمین۔

چونکہ اٹارسی میں یہ پہلی کانفرنس تھی اس لئے تبلیغی حالات کا جائزہ لینے کے لئے اور اس کے پروگرام میں حصہ لینے کے لئے خود مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان سے ۶ر مئی کو اٹارسی پہنچ گئے۔ خاکسار عنایت اللہ ان کے ہمراہ تھا۔ مولانا امینی صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور احباب کو تبلیغ و تربیت سے متعلق امور کی طرف توجہ دلائی۔

زیرِ تبلیغ غیر مسلم اور غیر احمدی نوجوانوں کا تعاون!!

اس تقریب کے اعلان کے ساتھ ہی اٹارسی میں رہنے والے ہمارے مسلمان بھائیوں نے اس کی مخالفت میں مختلف قسم کے اشتہارات اور کفر کے فتویٰ شائع کئے۔ اور سارے شہر میں انہیں تقسیم کیا۔ اور ہر ممکن کوشش کی اور ہر قسم کا حربہ استعمال کیا کہ کسی طرح سے مسلمان اس تقریب میں شامل نہ ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم بابو فہیم صاحب کے زیرِ تبلیغ نہ صرف بعض غیر احمدی نوجوانوں نے بلکہ غیر مسلم نوجوانوں نے بھی اس تقریب کے انتظامات اور اس کی کامیابی کے سلسلہ میں جماعت کے ساتھ ہر قسم کا تعاون دیا۔ اور رات دن منتظمین کے ہمراہ کام کرتے رہے۔ ان نوجوانوں میں سے بعض احمدیت کے بالکل قریب ہیں۔ دوست ان کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبولِ حق کی جلد سے جلد توفیق بخشے آمین۔

غیر مسلم احباب میں سے نمایاں خدمت انجام دینے والے ہمارے دوست مکرم دلیپ کمار صاحب بیشٹر یا ہیں۔ یہ نوجوان اٹارسی کے بہترین سوشل ورکروں میں سے ہیں۔ انہوں نے منتظمین کے ساتھ مکمل تعاون دیا ہے۔ احباب کی خدمت ان کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی صحت اور زندگی میں برکت دے۔ اور مخلوق اور دیش کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین——!!

تین افراد کا قبولِ احمدیت

اٹارسی میں رہنے والے ہمارے مسلمان بھائیوں نے جب دیکھا کہ یہاں احمدی ہی کثیر تعداد میں دُور دراز سے آ کر جمع ہو گئے ہیں اور یہاں کے لوکل مسلمان نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم نوجوان بھی ان کا مکمل ساتھ دے رہے ہیں اور افسرانِ بالا نے انہیں جلسہ کی اجازت بھی دے دی ہے تو یہ کوشش کی کہ کسی طرح افسرانِ بالا کو غلط فہمی میں مبتلا کر اُن کے جلسہ کو ہی بند کروا دیا جائے۔ جب وہاں سے بھی ناکامی ہوئی تو پھر جلسہ میں بدمزگی پیدا کرنے اور اس طرح اسے ناکام بنانے کی تجاویز کی گئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے

(باقی صفحہ ۲ پر)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی رحلت — بقیہ صفحہ اوّل

جن کی نیکی اور عملی طور پر دین کو دُنیا پر مقدم کرنے اور سلسلہ کے لئے فدائیت کے جذبات رکھنے کے نتیجہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہُوا ــ "حُجّتہُ اللّٰہ" آپ اس وقت کے رؤسا، والیانِ ریاست اور بڑے خاندانوں میں سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لینے کے ساتھ گویا خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مجسّم حجّت تھے کہ اگر ایک انسان خدا کی رضا جوئی کو مقدم کرنا چاہے تو حضرت نواب صاحب ممدوح کی طرح کر سکتا ہے۔ اَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتِہٖ فِیْ جَنَّۃِ النَّعِیْم۔ بہرحال حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے حضرت سیدہ ممدوحہ کا یہ عقد بڑا ہی بابرکت ہُوا۔ اور اس سے حضرت نواب صاحبؓ کی اولاد بھی ہوئی جو اس وقت بفضلہ تعالیٰ و بتوفیقہ اپنے اپنے رنگ میں دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضرت سیدہ ممدوحہ کو جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہونے کا شرف حاصل ہُوا وہاں آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پھوپھی ہونے کے علاوہ آپ کی خوشدامن بھی تھیں۔ اس طرح دو خلفاء کے ساتھ آپ کے دوہرے رُوحانی اور جسمانی تعلقات آپ کی خصوصیت کو نمایاں کرتے ہیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی طبیعت کچھ تو پیرانہ سالی سے اور کچھ دیگر عوارض کے سبب عرصہ ڈیڑھ سال سے زیادہ علیل رہی۔ اپنی علالت کا یہ زمانہ آپ نے بڑے صبر و سکون اور رضا بالقضاء کے طور پر گزارا۔ اور اس حالت میں بھی یادِ الٰہی اور جماعت اور احباب جماعت کے لئے مادر مہربان کی طرح ہمیشہ ہی دُعاؤں میں گزارا۔ اور اب جبکہ آپ کے حق میں خدا تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی۔ ساری جماعت ہی آپ کی پُر رحمت دُعاؤں سے محروم ہو گئی ہے اس طرح دُعا گو وجود کے جُدا ہو جانے سے جماعت ایک ایسے خلا سے دوچار ہے جسے کسی صورت میں پُر نہیں کیا جا سکتا۔

ادارہ بدر سیدنا حضرت سیدہ ممدوحہ کے سانحۂ ارتحال پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ مرحومہؓ کی تمام اولاد اور اولاد در اولاد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ۔ حضرت بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؓ کو سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قربِ خاص میں جگہ دے اور آپ کے درجات کو ہر آن بلند کرتا چلا جائے۔ آپ نے جو شاندار عملی نمونہ جماعت کی خواتین کے لئے بالخصوص اور تمام جماعت کیلئے رُوحانی ورثہ کے طور پر اپنے پیچھے چھوڑا ہے اللہ تعالیٰ سب افرادِ جماعت کو اس پر چلنے چلے جانے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء

قسطِ دوم

قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں

جو موجودہ زمانہ میں پوری ہوئیں !!

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ شاہجہانپور (یوپی)

دجّال اور کسرِ صلیب

مشکوٰۃ میں بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود دجّال کو قتل کرے گا۔ اور باب لُد میں پکڑ لے گا اور قتل کر دے گا۔ قرآن کریم میں سورہ مریم میں عیسائی قوم کو قوماً لُدّا کہا گیا ہے۔ لُدّا کے معنے جھگڑنے اور بحث کرنے کے بھی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امرتسر میں پندرہ روزہ عظیم الشان مباحثہ پادریوں کے ساتھ ہوا جو جنگِ مقدس کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس مباحثہ میں حضور کی پیشگوئی کے مطابق عبداللہ آتھم حضور کی زندگی میں ہلاک ہوا جو جنگِ مقدس میں مدِّ مقابل تھا۔ اور حضور علیہ السلام نے وفاتِ مسیح کے ایک ہی حربہ سے عیسائیت اور دجّالیت اور صلیبی مذہب کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ حضور فرماتے ہیں :-

" اے میرے دوستو! میری آخری وصیت سنو! اور ایک راز کی بات بتاتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو۔ تم اپنے ان تمام مناظرات میں جو تمہیں عیسائیوں سے پیش آتے ہیں، رُخ بدل لو اور عیسائیوں پر ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو گیا ہے ...... ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کر دو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کر دے۔ اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔"

(ازالہ اوہام)

دجّال کا نمک کی طرح پگھلنا

دجّال کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ اِنَّهٗ اَعْوَرُ الْيُمْنٰى کہ دجّال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی۔ چنانچہ اس قوم کی دین کی آنکھ کانی ہے۔ کہ ایک کمزور انسان کو خدا بنا رہی ہے اور دنیا کی آنکھ بڑی روشن ہے۔ کہ تمام دنیا پر سیاسی، سائنسی اور اقتصادی اقتدار قائم کئے ہوئے ہے۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد روس میں انقلاب آیا اور زارِ روس کے خاتمہ کے ساتھ اس کا مذہب عیسائیت بھی وہاں سے رخصت ہوا۔ اور کمیونزم نے اس کی جگہ سنبھال لی۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد انگریز عیسائیوں کے ہاتھ سے بہت سے ممالک نکل گئے اور وہ جزیرہ انگلینڈ میں چلے گئے اور عیسائیت کے سیاسی اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ البتہ اس کا مقام سائنسی میدان سے امریکہ عیسائی ملک نے سنبھال لیا۔ اور اب تیسری عالمگیر جنگ میں یہ دونوں اقوام ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گی اور اسلام کے لئے جگہ خالی کر دیں گے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا اور ہوگا کہ حدیث میں یہ پیشگوئی ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے بعد دجال اس طرح پگھلنا شروع ہوگا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے ــــ دجّال کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ اس کی پیشانی پر کـ فـ ر لکھا ہوگا۔ جسے خواندہ اور ناخواندہ سب پڑھ لیں گے۔ یہ درحقیقت یورپین اقوام کے ہیٹ کا کور ہے۔

یاجوج و ماجوج کی حقیقت

اَجَّ یَأجُّ اجیجًا کے معنے ہیں آگ کا شعلہ مارنا اور بھڑکنا۔ چنانچہ مغربی اقوام شعلہ سے ہی کام لے رہی ہیں۔ فیکٹریاں۔ ریلیں۔ ہوائی جہاز۔ راکٹ۔ بحری بیڑے اور جنگی اسلحہ جو ان کے دورِ اقتدار کی ایجادات ہیں سب ہی شعلہ بار ہیں اور یہ اقوام شعلہ رو بھی ہیں۔ سورہ کہف کے آخری حصہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ یعنی یاجوج ماجوج زمین میں فساد کرنے والے ہیں۔ سورۃ الانبیاء میں فرمایا حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔ یعنی یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کے لئے دروازہ کھول دیا جائیگا اور وہ ہر پہاڑ اور سمندر کی لہروں پر سے پھلانگ کر دنیا میں پھیل جائیں گے۔ غیر احمدیوں کے نامور شاعر و فلاسفر علامہ اقبال بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیر حرفِ ینسلون

حدیث میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ (مشکوٰۃ) یعنی یاجوج ماجوج کے ساتھ کسی کو لڑنے کی طاقت نہ ہوگی چنانچہ آج ایک طرف رشین بلاک ہے اور دوسری جانب امریکن بلاک ہے اور کسی تیسری طاقت کو ان سے لڑنے کی جرأت نہیں ہو سکتی

یاجوج و ماجوج کے راکٹ

حضرت نواس بن سمعان کی لمبی حدیث میں جو مسلم میں درج ہے بتایا گیا ہے کہ یاجوج ماجوج کہیں گے ہم نے زمین والوں پر تو غلبہ پا لیا اور قتل کر ڈالا اب ہم آسمان پر غالب آئیں گے فَیَرْمُوْنَ بِنُشَّابِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ فَیَرُدُّ اللّٰہُ نُشَّابَھُمْ مَخْضُوْبَۃً دَمًا۔ یعنی وہ اپنے تیر آسمان پر پھینکیں گے اور اللہ انہیں خون آلودہ کر کے واپس کر دے گا۔ یعنی کچھ کامیابی ان کو حاصل ہوگی آج روس اور امریکہ کے راکٹ، چاند اور مریخ تک پہنچ کر اس پیشگوئی کو پورا کر رہے ہیں۔ اور ان کی شکل بھی بالکل تیر کی سی ہے روس کا پہلا راکٹ جب آسمان کی فضا اولیٰ کو چیرتا ہوا آگے بڑھا تو اس وقت کے روس کے وزیرِ اعظم مسٹر خروشچیف نے کہا تھا کہ ہمارا راکٹ آسمان سے بہت سی معلومات لیکر آیا ہے مگر مذہبی لوگ جسے خدا کہتے ہیں اس کی کچھ خبر نہیں لی۔ اس پر غیر احمدیوں کے نامور عالم مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے "یاجوجیوں کا نعرہ" کے زیرِ عنوان تحریر فرمایا :-

" خدا کی تلاش راکٹوں اور سپوتنکوں کے ذریعہ کرنے کی آج تک کسی کو کیوں نہ سوجھی ہوگی۔ دنیا میں آج تک بے شمار پیر پیغمبر رشی اور منی گزر چکے ہیں۔ کسی نے خدا رسی کے لئے عبادتیں اور ریاضتیں بتائیں۔ کسی نے فلاں چلّے اور فلاں مراقبہ کے لئے نشاندہی کی۔ ادھر ذہن ان بے شمار راہنماؤں میں سے کسی کا بھی نہ گیا کہ معبودِ حقیقی و خالقِ کائنات کی جستجو آتش بازیوں اور آتش بار گولو سے کی جائے۔ یہ جدت تو دجّال اور یاجوج ماجوج کے لئے مخصوص چلی آ رہی تھی کہ وہ آسمان کی طرف ہوائی جہاز چھوڑیں یا تیر چلائیں گے اور پھر فتح مندی سے نعرے لگائیں گے کہ ہم نے نعوذ باللہ خدا کا خاتمہ کر دیا۔"

(صدق جدید ۱۲ فروری ۱۹۵۹ء)

پس غیر احمدی علماء بھی دجّال اور یاجوج ماجوج سے متعلق پیشگوئیوں کا پورا ہونا تسلیم کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ سچے مسیح اور مہدی کی بھی نشاندہی کریں۔ کیونکہ ان پیشگوئیوں میں مسیح اور مہدی کے وجود کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

آج یاجوج ماجوج کی جوڑ توڑ سے اسرائیلی حکومت قائم ہو کر عرب ممالک پر جو ایک بڑی مصیبت توڑ رہی ہے اس کے متعلق بھی

عربوں کی ہلاکت اور اعترافِ حقیقت

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی موجود ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

" وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ ھٰذَا وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَیْہِ الْاِبْھَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْھَا قَالَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صلعم) اَنَھْلِکُ وَ فِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ۔"

(بخاری باب یاجوج و ماجوج)

یعنی عربوں کے لئے اس شر اور ہلاکت سے بڑی مصیبت برپا ہوگی جو قریب آ گئی ہے۔ (آج دیوار میں) یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اس حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا ہے۔ (حضور نے اس موقعہ پر انگوٹھے اور ساتھ کی انگلی کے برابر حلقہ بنا کر دکھایا) حضرت زینب بنت جحش نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم یاجوج اور ماجوج کے فتنہ کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔ حالانکہ ہم میں نیک بھی ہوں گے۔ فرمایا ہاں جب بدی بڑھ جاتی ہے تو اسی طرح ہی ہوا کرتا ہے ---!

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بھی حرف بحرف پوری ہو چکی ہے اور اس کا اعتراف خود مخالفینِ احمدیت کو بھی ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۷ء میں جب اسرائیل کے مقابل پر عربوں کو بدترین شکست کا منہ دیکھنا پڑا تو مراکش کے شاہ حسن نے بڑے دکھ کے ساتھ اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ :

"عربوں کی شکست کی سب سے بڑی وجہ عرب ریاستوں کا عدم اتحاد اور مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے گناہ ہیں خدا نے ہمیں ہمارے گناہوں کی سزا دی ہے .... خدا نے ہمیں ایک آخری موقعہ دیا ہے کہ ہم اس کے دیئے ہوئے احکامات کی پابندی کریں اور اپنی زندگی کو خدائی قانون کے مطابق ڈھالیں۔ خدا نے ہم سے اس لئے آنکھیں موڑ لیں کہ ہم خود اس سے دور ہو گئے"

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۴ ؍ جون ۶۷ء)

میثاق لاہور نے لکھا:-

"کم از کم مسلمانان عرب کے لئے تو ایک بار ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کی وہی کیفیت پیدا ہو گئی ہے جس میں کئی ہزار سال تک بنی اسرائیل مبتلا رہے۔ اس صورت حال کا جتنا ماتم کیا جائے تھوڑا ہے ...... رونے کی اصل جا یہ ہے ذلت اور مسکنت کی اس انتہا کو پہنچ جانے کے بعد بھی رجوع الی اللہ کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔"

"کئی ہزار سال سے بنی اسرائیل اس قانون الٰہی کی گرفت میں آئے ہوئے تھے تو کون سے تعجب کی بات ہے۔ اگر آج امت مسلمہ اس کی زد میں آ گئی ہے!"

(میثاق لاہور جولائی ۶۷ء)

بہرحال مخالفین احمدیت علماء اور مدبرین خود بڑی شدومد کے ساتھ اعتراف کر رہے ہیں کہ وہ یہود ونصاریٰ کے مثیل بن گئے ہیں اور اسی وجہ سے ان پر عذاب الٰہی نازل ہو رہے ہیں۔ یہود پر بھی خدائی عذاب اسی وقت نازل ہوا تھا جب انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں پر ظلم و ستم ڈھائے اور شدید ترین مخالفت ایک لمبے عرصہ تک جاری رکھی تھی۔ یہی صورت حالات یہاں بھی ہے اور ان نام کے مسلم علماء نے ایک لمبا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کا رویہ اختیار کئے رکھا۔ پس قرآن کریم میں یہود نامسعود کے متعلق جس قدر آیات ہیں وہ بطور پیشگوئیوں کے آج مثیل یہود کے وجود میں پوری ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ ہر قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا تعالیٰ کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں۔ تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو بدظنیاں چھوڑ دو۔ بدگمانیوں سے باز آ جاؤ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے اور تم نہیں دیکھتے اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے اور در و دیوار لرزہ میں ہیں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا ہے کیا تم اس سے ناراض ہو۔ کیا تم رب العزت سے پوچھوگے کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان انسان! باز آ جا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں۔"

(سراج منیر ص۵)

مثبت پہلو کی پیشگوئیاں

اب تک صرف وہ پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں جو منفی قسم کی ہیں۔ یعنی ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمان فرقہ در فرقہ ہو کر بدراہ اور گمراہ ہو جائیں گے اور یہود ونصاریٰ کے ساتھ مشابہت اختیار کریں گے۔ اور پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ کے ہاتھوں سے ہی ان کو سزا دے گا۔ اور عیسائیت کا فتنہ دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور پر ایک عالمگیر فتنہ اور تباہی کا موجب ہوگا۔ اب ان پیشگوئیوں کا دوسرا پہلو بیان کیا جاتا ہے جو مثبت ہے اور جس میں ان بیماریوں کا علاج مسیح موعود و مہدی معہود اور موعود اقوام عالم کے ظہور میں بتایا گیا ہے اور غلبہ اسلام کی خوشخبریاں دی گئی ہیں۔

سورۃ فاتحہ کے چار الفاظ

سورۃ فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کے الفاظ میں منعم علیہ گروہ کی خبر دی گئی ہے اور سورۃ نساء رکوع ۹ میں اس گروہ کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ولھدینٰھم صراطا مستقیما ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ھدینا، صراط، مستقیم، انعم، چار الفاظ سورۃ فاتحہ کے استعمال کئے ہیں۔ اس کے ساتھ اس مسئلہ کو بتایا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی شرط کے ساتھ نبی، صدیق، شہید، صالح پیدا ہونگے۔ غیر احمدی علماء حیرت سے دریافت کرتے ہیں کہ صدیق، شہید اور صالح تو امت محمدیہ میں شروع سے ہی موجود رہے ہیں۔ مگر تیرہ سو سال میں ہمیں کوئی نبی دکھائی نہیں دیتا۔ یہ اعتراض درحقیقت جماعت احمدیہ کے موقف کا مؤید ہے مخالف نہیں۔

ایک عظیم پیشگوئی

کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ لیس بینی وبینہ نبی یعنی میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یا میں نبی ہوں یا میرے بعد مسیح موعود نبی ہوگا۔ چنانچہ تیرہ سو سال سے یہ پیشگوئی پوری ہوتی چلی آئی ہے۔ اور چودھویں صدی میں جب مسیح موعود آیا تو اس نے "امتی نبی" ہونے کا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کے پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف خود دیوبندی، ندوی، مودودی اور رابطہ عالم اسلامی کے علماء کرام کو بھی ہے کیونکہ وہ بھی ایک نبی اللہ اسرائیلی مسیح کی آمد ثانی کے قائل ہیں۔ پس یہ اختلاف محض شخصیت کی تعیین کا ہے جو وفات وحیات مسیح سے طے ہو سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پیشگوئیوں میں مہدی معہود کی مماثلت تامہ ایک طرف حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بتائی گئی ہے۔ اور دوسری جانب "ابن مریم" کے ساتھ اور اس میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل ہونے کو اولیت حاصل ہے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

مگر جری اللہ فی حلل الانبیاء ہونے کے اعتبار سے دوسرے نبیوں کے ساتھ حضور کو مشابہت حاصل ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بےشمار
اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

ان دعاوی کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی تھی کہ مہدی کہے گا کہ اے لوگو! اگر تم میں سے کوئی ابراہیم اور اسمٰعیل کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی ابراہیم و اسمٰعیل ہوں اور اگر تم میں سے کوئی موسیٰ و یوشع کو دیکھنا چاہے تو سن لے کہ میں ہی موسیٰ اور یوشع ہوں اور اگر تم میں سے کوئی عیسیٰ اور شمعون کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ عیسیٰ اور شمعون میں ہوں اور اگر تم میں سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ محمد اور امیر المومنین میں ہوں۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ ص۲۰۲)

پس ایک طرف مہدی مسعود کا تمام نبیوں کا مظہر ہونا اور دوسری جانب اس عظیم الشان پیشگوئی کا بالتحقیق پورا ہو جانا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح موعود ہی نبی ہوگا اور درمیان میں کوئی نبی نہ ہوگا۔ جب یہ پیشگوئی پوری ہو گئی تو قرآن کریم کے وہ واقعات جو اللہ تعالیٰ کے پاکباز نبیوں کے واقعات پر مشتمل ہیں اور جن میں الٰہی جماعتوں کی تائید ونصرت اور مخالفین کی تباہی وبربادی بتائی گئی ہے وہ سب بطور پیشگوئیوں کے دور حاضر میں پورے ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نبی ظاہر ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰۳)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے دیگر مسلمان بھائیوں اور اسی طرح تمام بنی نوع انسان کو جلد یہ توفیق ملے کہ وہ بھی اس مسیح اور مہدی اور موعود اقوام عالم کو شناخت کر کے قبول کریں۔ ورنہ وہ وقت بھی آیا ہی چاہتا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک فارسی شعر میں فرمایا ہے کہ ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

آج اگر میری قوم میرے مقام کو نہیں پہچانتی تو وہ مبارک زمانہ آتا ہے جب میرے وقت کو رو رو کر یاد کرے گی۔ (باقی)

درخواست دعا:- مکرم ایم اے باقی صاحب مجسٹریٹ بردپورہ کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے شدید طور پر بیمار چلی آ رہی ہیں جس بنا پر موصوف مالی و ذہنی پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ موصوف نے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔ ناظر بیت المال آمد

اٹارسی میں جماعت احمدیہ کی پہلی کانفرنس

بقیہ صفحہ (۳)

احمدیہ اٹارسی میں ایک جلسہ پیشوایان

سے انہیں نہ صرف ان کے ارادوں میں ناکام کیا بلکہ ان میں سے ہی تین افراد کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب سے ان نو احمدی احباب کی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ کی تقریب

اس تقریب کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف مذاہب کے علماء کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنے پیشوایان کی سیرت اور ان کی تعلیمات کو اپنی تقاریر میں بیان کریں اور بذریعہ اشتہار قبل از وقت ہی اس تقریب کے لئے ۸ مئی اتوار کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ اسی طرح مقام گاندھی گراؤنڈ اٹارسی ۸ بجے شب کا اعلان بھی قبل از وقت ہی کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کو منتظمین نے ۸ مئی کی دوپہر کو ہی قناتوں۔ سائبانوں بجلی کے قمقموں۔ ٹیوب لائیٹوں سے آراستہ کیا ہوا تھا۔ چنانچہ ٹھیک آٹھ بجے شب جملہ مقررین حضرات سٹیج پر پہنچ گئے اور الحاج محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف حیدر آباد کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز (عنایت اللہ قادیانی) کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کا نعتیہ کلام بدرگاہ ذیشان خیر الانام علیک الصلوٰۃ علیک السلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب کے اغراض و مقاصد

نظم خوانی کے بعد الحاج مکرم مولانا بشیر احمد صاحب ایمنی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا اس جلسہ جو کہ مدھیہ پردیش کے شہر اٹارسی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلی مرتبہ منعقد کیا جا رہا ہے ہمارا مقصد عرف اور صرف پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم کو قائم کرنا ہے۔ اور یہی چیز اس وقت دنیا میں امن و امان اور شانتی قائم کرنے کا واحد ذریعہ ہے آپ نے فرمایا کہ جس وقت شہر اٹارسی میں بذریعہ اشتہارات اس جلسہ کو شہرت دی گئی تو جہاں

مذاہب منا رہی ہے تو جماعت احمدیہ کی تعلیم و عقائد سے ناواقف مسلمان بھائیوں نے مولویوں کے اکسانے پر اس تقریب کی مخالفت شروع کی اور احمدیت کے خلاف بعض اشتہارات

اور احمدیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ بھی شائع کرکے تقسیم کیا بلکہ چوراہوں پر جماعت احمدیہ اور جلسہ پیشوایان مذاہب کے خلاف ہاتھ سے لکھے گئے پوسٹر آویزاں کئے مولوی صاحب موصوف نے فرمایا آج کی دنیا علم و روشنی کی دنیا ہے انسان نے چاند پر قدم رکھدیا ہے کوئی بھی کسی کو بغیر دلیل کے کسی بات کا قائل نہیں کر سکتا بعدہ آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد کو بہت شرح و بسط کے ساتھ حاضرین کے سامنے رکھا اور بتایا کہ ہر احمدی خدا کے فضل سے مسلمان ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہے اور ہماری شریعت قرآن ہے اور ہمارا کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے آنحضرت صلعم کو ہم صدق دل سے سید المرسلین اور خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کا دعویٰ کرنے والے مسلمان بھائیوں سے کئی درجے زیادہ ایک احمدی اپنے اندر آنحضرت صلعم کی محبت اور عقیدت رکھتا ہے۔

پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان

محترم مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد کانفرنس کے موقعہ پر احباب کے نام آمدہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کا پیغام محترم حمید احمد خانصاحب سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی برائے صوبائی کانفرنس یوپی نے احباب کو پڑھ کر سنایا جسے دوسری جگہ شائع کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت اور آپ کی تعلیمات

پیغام کے سنانے جانے کے بعد اگلے جلسہ کی پہلی تقریر محترم مسٹر نگیٹا جی صاحب نے کی آپ نے حاضرین کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح کو نہایت مختصر اور اچھے الفاظ میں بیان فرمایا اور انجیل کے حوالہ جات سے آپکی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے ان مصائب و مشکلات کا بھی ذکر کیا جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وارد ہوئی تھیں کہ آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا اس ... کہا کر ... زیادہ ... اور ... انسانی ہمدردی کے ... مصائب و مشکلات آتی رہتی ہیں۔

اٹارسی (مدھیہ پردیش) کانفرنس کیلئے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام!

میرے عزیز بھائیو بزرگو اور حاضرین کرام!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اٹارسی میں جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور اس علاقہ کے رہنے والے مسلم اور غیر مسلم احباب کو اس کی برکات سے نوازے۔ آمین!

اٹارسی مدھیہ پردیش کا ایک اہم شہر ہے ہمارے بھائی مکرم محمد فہیم صاحب سیکرٹری تبلیغ اور جماعت کے دیگر احباب نے بڑی ہمت اور کوشش نیز کثیر اخراجات کا انتظام کرکے اس جگہ پیغام حق پہنچانے کے لئے کانفرنس منعقد کرنے کا عزم کیا اور آج آپ سب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں جمع ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے اس کے پیارے دین اسلام کی سربلندی اور ترقیات کے لئے کوشش اور دعا کر سکیں اس لئے آپ اپنے نیک نمونہ سے غیروں پر یہ امر ثابت کر دیں کہ آپ حقیقی مسلمان ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے لئے اپنے بھائیوں کے لئے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے اور درازی عمر کے لئے آپ کے عہد خلافت میں اسلام و احمدیت کی عظیم الشان ترقیات کے لئے نہ صرف یہ کہ اس کانفرنس میں درد دل سے دعا کریں گے بلکہ اپنی ان مخلصانہ دعاؤں اور قربانیوں میں مداومت اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے وارث بنیں گے۔ اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اس زمانہ میں جو الٰہی نظام قائم کیا گیا ہے اس کے تحت آپ بنی نوع انسان کے دلوں کو اپنی خدمت اور محبت کے سلوک سے محسن انسانیت رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت سکیں اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بہت قریب ہے کہ ان بھائیوں کی غلط فہمیاں دور ہوں گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کے اندر ایک انقلاب پیدا کردے گا اور اٹارسی شہر کیا سارے مدھیہ پردیش میں کثرت کے ساتھ احمدیہ جماعتیں قائم ہو جائیں گی مگر اس کے لئے ضرورت ہے اپنے اندر نیکی تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے اخلاص و محبت کے جذبہ کو ابھارنے کی ضرورت ہے مسلسل قربانیوں کی سیدنا حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا ..... سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا" (تذکرہ صفحہ ۵۲۱)

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے اور مکرانوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔ خاکسار

مرزا وسیم احمد (ناظر اعلیٰ قادیان)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حسرت آیات

پر

قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام ایک تعزیتی جلسہ

قادیان ۲۴ ہجرت (مئی) آج صبح ۸½ بجے مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سانحۂ ارتحال پر ایک تعزیتی جلسہ، محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر مقامی احباب بکثرت شریک ہوئے اور مقامی مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ کی کارروائی کو کثیر تعداد میں حاضر رہ کر سنا۔ جلسہ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان اور مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے تعزیتی ریزولیشنز پڑھ کر سنائے اور بالاتفاق منظور کئے گئے۔ اس جلسہ کی مختصر روئداد درج ذیل ہے:۔

سب سے پہلے مکرم مولوی نور الاسلام صاحب نے قرآن مجید کے ایک رکوع کی تلاوت کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا منظوم کلام ؎

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کی طرف سے قرار داد ہائے تعزیت پڑھ کر سنائیں جنہیں جملہ حاضرین نے بالاتفاق منظور کیں۔ (انشاء اللہ اگلی اشاعت میں ہر دو قراردادوں کا مکمل متن شائع کیا جائے گا)

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا منظوم کلام ؎

نہ روک راہ میں مولیٰ شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری جنت کا باب جانے دے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

نظم کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے تقریر فرمائی آپ نے ایسے غم و حزن کے موقعہ پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر جہاں ہمارے دل غمگین اور آنکھیں اشکبار ہیں وہاں ہماری زبانوں پر رضا بالقضاء کے الفاظ "انا للہ وانا الیہ راجعون" ہیں۔ فاضل مقرر نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے بعض مناقب بھی بیان فرمائے اور آخر میں فرمایا کہ پرانے بزرگ اور بابرکت ہستیاں خدا کے حضور حاضر ہو رہی ہیں۔ اب ضرورت ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرکے ان کے بہترین جانشین بننے کی کوشش کریں۔

آخر میں صدارتی خطاب سے قبل محترم حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیز ریحان احمد کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے وہ اشعار جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار کے ترجمہ کے طور پر لکھے تھے اور جس میں خدا تعالیٰ سے بخشش اور قرب الٰہی طلب کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا ؎

دونوں جہاں میں مایۂ راحت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اس نظم کے پڑھے جانے کے بعد آں محترم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ابھی جو اشعار آپ نے سنے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ کو خدا تعالیٰ کی ذات سے کس قدر محبت اور اس سے ملاقات کی کس قدر تڑپ تھی اور کس درد اور عجز و نیاز کے ساتھ ان اشعار میں خدا تعالیٰ کو خدا کے ذریعہ ہی حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے آں محترم نے فرمایا یہی اشعار گزشتہ دنوں بیماری کی حالت میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میری منجھلی بیٹی عزیزہ امۃ الکریم کوکب کی زبانی سنا تو اپنے کلام اور بارگاہ رب العزت میں اپنی مناجات کو دوسرے کی زبان اور ترنم سے سن کر آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی چنانچہ متعدد بار بلوا کر عزیزہ کی زبان سے اپنی یہ نظم سنتی رہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا مومن کے لئے تو یہ دنیا "سجن" ہے۔ خدا تعالیٰ کی مرضی ہی کے ماتحت وہ اس دنیا میں زندگی بسر کرتا ہے ورنہ اگر اختیار دیا جائے تو وہ اس قیدخانہ سے نکلنے اور اپنے محبوب حقیقی سے ملنے کے لئے بیتاب رہتا ہے اسی ضمن میں آں محترم نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ کو اختیار دیا گیا تو "رفیق اعلیٰ" سے ملاقات ہی کو آپ نے ترجیح دی۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب بیان کرتے ہوئے صاحب صدر نے فرمایا خدا تعالیٰ سے حقیقی اور پختہ تعلق کے بعد آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد عشق تھا۔

(باقی صفحہ (ب) کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حسرت آیات

پر

صدر انجمن احمدیہ و انجمن ہائے تحریک جدید و وقف جدید قادیان

کی طرف سے

مشترکہ قرار دادِ تعزیت

رپورٹ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و وکیل الاعلیٰ انجمن تحریک جدید کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آج ۲۳ مئی ۱۹۷۷ء کو ربوہ میں اس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کو سدھار گئی ہیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون ٥

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور حضور کو آپ کے بارے میں الہاماً بتایا گیا تھا کہ "نواب مبارکہ بیگم"۔ چنانچہ آپ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ جو مالیر کوٹلہ کے نواب خاندان کے ایک معزز فرد اور نہایت بزرگ اور متقی انسان تھے، ان کے عقد میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولادِ صالحہ سے بھی نوازا اور یہ اولاد بھی سلسلہ احمدیہ کے لئے برکات کا موجب بنی اور اپنے اپنے رنگ میں سلسلہ کی خدمات میں شریک ہے اور یہ امر آپ کی مقبول دعاؤں اور نیک تربیت کا ثمرہ ہے۔

ہر جہت سے آپ کی کتابِ زندگی ایک عجیب مثالی رنگ رکھتی تھی۔ آپ صالحہ اور عالمِ باعمل تھیں اور للّٰہیت، خلوص، جذبۂ خدمتِ دین، خدامِ دین سے محبت و احترام، عبادت اور دعاؤں میں شغف، انفاق فی سبیل اللہ، انکسار و وفا اور عشق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق اسلام کا مرقع آپ کی حیاتِ پاک تھی۔ علاوہ ازیں آپ نے دل نشین تربیتی تقریروں، مؤثر اور دلکش مضامین اور روح پرور اور وجد آفریں اشعار کے ذریعہ تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دیا۔ یہ کلام وغیرہ جماعت کا انمول علمی و تاریخی سرمایہ ہے۔ آپ نے اپنے خاوند کی سابقہ اولاد کو اپنے اخلاق فاضلہ سے اپنا گرویدہ بنالیا۔ بھائیوں کے لئے نہایت درجہ شفیق ہمشیرہ تھیں اور اولاد کے لئے مہربان والدہ۔ آپ اپنی طویل علالت میں بھی ساری جماعت اور خصوصاً درویشانِ قادیان کے لئے پُرسوز دعائیں فرماتی تھیں۔ آپ کی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامات کی مصداق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

۱۔ "میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔"

۲۔ آپ کی ولادت سے قبل حضور کو اللہ تعالیٰ نے خبر دیتے ہوئے الہاماً فرمایا "تُنَشَّأُ فِی الْحِلْیَۃِ" اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تشریح میں حضور نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ "نہ وہ خورد سالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی"۔ چنانچہ اب آپ نے اسی سال دو ماہ اکیس روز کی طویل عمر پاکر اس تشریح کے مطابق وفات پائی ہے۔ آپ کی ولادت ۲ مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوئی تھی۔ اور آپ کی ساری زندگی نہایت درجہ عزت و تکریم کے ساتھ گذری۔

آپ کو حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی پھوپھی اور خوشدامن ہونے کا فخر و امتیاز بھی حاصل تھا۔ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ میں ایک ناقابل تلافی خلا پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ آپ کا وجود آپ کے نام کی طرح ہر رنگ میں مبارک تھا۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ:۔ (۱) ہر سہ انجمن ہائے کی طرف سے وبہ نمائندگی احباب ہند، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ساری اولاد، بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور اولاد در اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاص طور پر قادیان میں موجود خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص میں مقام عطا کرے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور جو نمایاں نمونہ آپ نے تمام جماعت کیلئے قائم کیا ہے اس پر تمام جماعت کو عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

قرارداد تعزیت بر وفات حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

منجانب

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان و بھارت!

ٹیلیگرام کے ذریعہ قادیان میں موصول ہونے والی یہ اطلاع نہایت درجہ قلبی حزن و ملال کا باعث ہوئی کہ ربوہ میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کل مورخہ ۲۳ مئی کو دوپہر کے وقت اپنے مولائے حقیقی کے پاس پہنچ گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہ

آج سے ۶۹ سال قبل اسی ماہ میں جماعت احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کا صدمہ برداشت کیا اور عجیب حکمت الٰہیہ ہے کہ اسی ماہ میں حضور علیہ السلام کی چہیتی بیٹی اور ساری جماعت کی نہایت درجہ قابلِ احترام اور بزرگ شخصیت ہم سے ہمیشہ کیلئے جُدا ہو کر ہمارے دلوں کو حزین بنا گئیں۔

موت فوت کا سلسلہ تو ہر شخص کے ساتھ لگا ہوا ہے لیکن دُنیا میں ایسے وجود بھی آتے ہیں جو اپنی بلند روحانی شخصیت، اور نہایت درجہ مؤثر اور قابلِ احترام اور قابلِ تقلید اخلاق و عادات، کے سبب دلوں میں نہ مٹنے والی یادگاریں چھوڑ جاتے ہیں۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وجود ساری جماعت بالعموم اور خواتین جماعت کیلئے بالخصوص ایسا گراں قدر خزانہ اور روحانی تسکین کا غیر معمولی سہارا تھا کہ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد جماعت میں جو عظیم روحانی خلاء پیدا ہوا تھا اسے آپ کی بلند شخصیت نے بڑی عمدگی سے پُورا کیا تھا۔ اور اب جبکہ آپ ہم سے جُدا ہو گئی ہیں ممکن نہیں کہ یہ خلاء کسی بھی دوسرے وجود سے پُر ہو سکے۔ کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی میٹھی یادیں جس قدر آپ کی زبان مبارک سے سُننے کو ملتی رہی ہیں وہ آپ ہی کا حصہ رہا ہے۔ آپ کی ہر محفل ایسی ہی رُوحانی باتوں اور اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح پاک علیہ السلام کے ایمان افروز تذکرے اور روح پرور باتوں سے پُر ہوتی۔

آپ ۲ / مارچ ۱۸۹۷ء میں پیدا ہوئیں اور اپنے نام نامی کی طرح زندگی بھر آپ کا وجود ساری جماعت کے لئے بالعموم اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے بالخصوص ہمیشہ ہی بابرکت بنا رہا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی ولادت سے قبل بذریعہ الہام الٰہی خبر دی کہ " تُنَشَّأُ فِی الْحِلْیَةِ " یعنی زیور میں نشو و نما پائے گی۔ جس کا مطلب حضور علیہ السلام نے یہ بیان فرمایا کہ آپ پر نہ تو تنگی کا زمانہ آئے گا اور نہ ہی آپ خورد سالی میں فوت ہوں گی چنانچہ بعد کے واقعات نے بتا دیا کہ حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں حرف بحرف پُوری ہوئی۔ آپ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ساتھ ہوئی جو بہت بڑی جاگیر کے مالک اور ریاست مالیر کوٹلہ کے شاہی خاندان کے ساتھ تعلق رکھنے والے معزز رئیس تھے۔ اسی طرح وفات کے وقت آپ کی عمر شریف ۸۰ سال ۲ ماہ اور ۲۱ دن بنتی ہے۔

حضرت سیدہ ممدوحہ کو قادیان سے اور قادیان کے تمام درویشان سے بےحد محبت تھی آپ ہمیشہ ہی ان کے حق میں خصوصی دعائیں فرماتیں اور ہمیشہ انہیں یاد رکھتیں۔ جب کبھی کسی درویش بہن کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کا نیاز حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے نہایت درجہ شفقت و محبت کے ساتھ اسے اپنے پاس جگہ دی اور دلداری فرمائی اور دُعائیں دیں۔

اب جبکہ آپ اپنی بشری زندگی گزار کر اپنے ہمیشہ کے گھر میں پہنچ گئی ہیں، ہر چشمِ بینا دیکھ سکتی ہے کہ آپ کے وجود میں کس طرح وہ ساری باتیں جمع تھیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک منظوم کلام میں ذکر آیا ہے۔ یہ سب باتیں پڑھ کر ہر احمدی مرد و زن کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتی ہیں۔

الغرض، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نشانات میں سے ایک نشان تھیں اور خاندان اور ساری جماعت کے لئے نہایت درجہ بابرکت۔

آپ کی وفات حسرت آیات سے جماعت کے طبقہ خواتین کو جو صدمہ پہنچا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اس غیر معمولی اجتماع کے موقعہ پر تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و جملہ ممبرات بھارت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تمام اولاد اور اولاد در اولاد بلکہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد نیز قادیان میں مقیم خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد خورد و کلاں کے ساتھ دلی تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت ممدوحہ کے درجات بلند فرمائے اور سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قربِ خاص میں آپ کو جگہ دے اور جو شاندار عملی نمونہ آپ نے ہمیشہ کی یادگار کے طور پر ہم میں چھوڑا ہے ہم سب خواتین جماعت کو اس پر ہمیشہ ہی کاربند رہنے کی توفیق دے اور آپ کی ان سب دعاؤں کو ہمارے حق میں قبول فرمائے جو آپ وقتاً فوقتاً ہم درویشان اور بھارت نواسی احمدیوں کے لئے فرماتی رہیں اور ہمارے ساتھ مادرِ مہربان کی سی شفقت اور محبت کا برتاؤ کیا۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان و جملہ ممبرات بھارت

قادیان میں ایک تعزیتی جلسہ

(بقیہ صفحہ الف)

چنانچہ آپ کے حُسن و احسان کو اپنے منظوم کلام اور نثر کے ذریعہ اکثر بیان فرماتی رہیں۔ اور خصوصاً صنفِ نازک پر رحمۃ للعالمین کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے ایک نظم میں فرمایا ہے:

بھیج درود اُس محسنؐ پر تو دن میں سَو سَو بار
پاک محمدؐ مصطفٰی نبیوں کا سردار

آخر میں صدرِ محترم نے فرمایا حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ نے ایک لمبا عرصہ بیماری میں گذارا۔ اس عرصہ میں جہاں آپؓ کو جماعت اور تمام بنی نوع انسانوں کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کا موقع ملا وہاں ساری جماعت کو آپؓ کے لئے خصوصی دُعائیں کرنے کا موقع ملا۔ اور ہم بفضلہ تعالیٰ اس یقین پر قائم ہیں کہ ہماری یہ دعائیں رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپؓ کے درجات بلند کرتا چلا جائے گا اور اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں آپ پر برساتا رہے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے بزرگان کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کے اوصاف حمیدہ اور خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرنے اور اپنے ناقابلِ فراموش اسلاف کے بہترین جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں حاضرین سمیت لمبی اور پُرسوز اجتماعی دُعا فرمائی اور یہ تعزیتی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند فارسی اشعار کا ترجمہ

از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے خداوندِ من گناہم بخش ❊ سُوئے درگاہِ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم ❊ پاک کُن از گناہِ پنہانم
دلستانی و دلربائی کُن ❊ بہ نگاہے گرہ کشائی کُن
در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ می خواہم از تو نیز توئی

ترجمہ اُردو

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے ❊ پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے
بارِ گنہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو ❊ جس رہ سے تم ملو مجھے اُس راہ پہ ڈال دو
اِک نورِ خاص میرے دل و جاں کو بخش دو ❊ میرے گناہِ ظاہر و پنہاں کو بخش دو
بس اِک نظر سے عُقدۂ دل کھول دیجیے ❊ دل لیجیے مرا مجھے اپنا بنا لیجیے
ہے قابلِ طلب کوئی دنیا میں اور چیز؟ ❊ تم جانتے ہو تم سے سوا کون ہے عزیز
دونوں جہان میں مایۂ عزت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

لیکن بالآخر کامیابی اور سر بلندی اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کو ہی ہوتی ہے۔

اسلام اور امن عالم

اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار آزاد نوجوان مدراس نے انگریزی زبان میں حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے بتایا کہ اسلام ایک ایسے خدا کو پیش کرتا ہے جو کہ رب العالمین ہے زندہ ہے دعاؤں کو قبول کرنے والا اور اس طرح سے آپ نے قرآنی آیات کو پیش کر کے اسلام کی وہ تعلیم احباب کے سامنے رکھی جو قابل عمل ہے۔ اور اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں تمام عالم میں امن و امان یقینی طور پر قائم ہو سکتا ہے۔

حضرت باوا گورو نانک جی مہاراج کی سیرت اور آپکی تعلیمات

مکرم نوجوان صاحب کی تقریر کے بعد محترم گیانی راجندر سنگھ جی نے حضرت باوا نانک جی مہاراج کی پاکیزہ زندگی اور آپکی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ باوا جی مہاراج نے ہر قوم سے تعلقات رکھے ہر قوم کے بزرگوں کے پاس آتے جاتے اسی طرح جہاں آپ نے نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کو بجا لانے کا حکم دیا ہے وہاں آپ نے ان احکامات کو خود بھی بجا لایا ہے۔ گیانی جی موصوف نے فرمایا کہ ایسے ہی سچے اور نیک انسان دنیا میں رہنے اور سننے کے حقدار ہیں اسی طرح گورو گرنتھ صاحب کے شلوک اور کئی بانیاں پیش کر کے حضرت باوا نانک جی مہاراج کی تعلیمات کو احباب کے سامنے رکھا۔

سیرت حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکرم مولانا عبد الحق صاحب فاضل مبلغ شاہجہانپور یوپی نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی نیک اور پاکیزہ سیرت کو نہایت عمدہ پیرایہ میں احباب کے سامنے رکھتے ہوئے آپ کی صداقت اور آپ کے مامور من اللہ ہونے پر دلیل کے طور پر پیش کیا اور آپؑ کی دی ہوئی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں جس قدر بھی رشی منی پیغمبر اور رسول مبعوث ہوئے ہیں ان سب کی تعلیمات کو مان لیں کیونکہ وہ ایک ہی خدا کی طرف سے مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

حضرت کرشن جی مہاراج کی پاکیزہ زندگی اور آپ کی تعلیمات

مذکورہ عنوان پر جناب پروفیسر انیس ڈی تھواری صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا آپ نے نہایت عمدہ رنگ میں حضرت کرشن جی مہاراج کی سیرت کو اور آپؑ کی تعلیمات کو احباب کے سامنے رکھا۔

پروفیسر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم شکیل احمد صاحب آف حیدر آباد نے سیدنا حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا

ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپکی تعلیمات

نظم خوانی کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ نے آنحضرت صلعم کی سیرت و سوانح کے بارہ میں فرمائی آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل ہی آپکے والد محترم فوت ہو گئے اور آپؑ ابھی بچے ہی تھے کہ والدہ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ اس وقت عرب کا ماحول کیا تھا یہ کسی پر پوشیدہ نہیں لیکن ان تمام باتوں کے باوجود آپ نے کسی بھی برائی کا اثر تک قبول نہیں کیا بلکہ اپنا اثر ان لوگوں پر ڈالا یہاں تک کہ آپ امین و صدوق کہلانے لگے۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ وہی آپؑ کی قوم جو آپ کو امین و صدوق کہہ کر پکارتی تھی آپ کے دعویٰ نبوت کے بعد آپ کی مخالف ہو گئی اور تین سال تک آپ کا سوشل بائیکاٹ کیا مختلف قسم کی تکالیف آپؑ کو اور آپ کے ماننے والوں کو دیں آپؑ نے طائف کا تبلیغی سفر اختیار کیا وہاں آپ پر مخالفین کی طرف سے پتھر برسائے گئے شہر کے آوارہ بچوں کو پیچھے لگا دیا گیا آپؑ کو لہو لہان کر دیا گیا لیکن حضرت رحمۃ للعالمین نے یہ سب مظالم خندہ پیشانی سے برداشت کئے۔

آپ نے فرمایا کہ آج اگر جماعت احمدیہ کی اس لئے مخالفت کی جاتی ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول صلعم کا پیغام لوگوں تک پہنچا رہی ہے اور اس کا سوشل بائیکاٹ کیا جاتا ہے اور کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں خدا کے ماموروں اور ان کے ماننے والوں کے ساتھ ابتداء سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

آپ نے آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت اور پھر فتح مکہ کے واقعات بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ مکہ فتح ہونے پر حضور صلعم نے کسی سے کسی قسم کا کوئی بدلہ اور انتقام نہیں لیا بلکہ لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر سب کو معاف کر دیا

لیں ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
محمد ہی نام اور محمد ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اس قسم کے عفو اور درگذر کی مثالیں ہمیں کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں نہ آئندہ ملیں گی۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں جو روحانی انقلاب پیدا کیا وہ بھی بے نظیر ہے۔ آپ نے وحشیوں کو انسان۔ انسانوں کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو با خدا انسان اور پھر با خدا انسانوں کو خدا نما بنا دیا اسی طرح آخر میں ایک مرتبہ دوبارہ مولوی صاحب موصوف نے حلفاً اس بات کو دہرایا کہ ہم احمدی مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل و جان سے خاتم النبیین مانتے ہیں قرآن مجید پر ہمارا یقین و ایمان ہے کہ یہ دائمی اور آخری شریعت ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو ہم آنحضرت صلعم کا غلام عاشق صادق اور اس چودھویں صدی کا مجدد اور موعود امام مہدی اور مسیح مانتے ہیں جن کے ظہور کی خبر آنحضرت صلعم نے دی تھی۔

شکریہ احباب

مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکریہ بجا لاتے ہوئے حدیث نبوی صلعم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے تحت جملہ بالا افسران محکمہ پولیس بجلی اور ان تمام مسلم اور غیر مسلم نوجوانوں کا جنہوں نے باوجود مخالفت کے جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں ہمارا بھرپور تعاون دیا اور پھر ان احباب کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر جلسہ کا پروگرام جلسہ گاہ میں تشریف لا کر سماعت فرمایا شکریہ ادا کیا۔

صدارتی خطاب

آخر میں صدر مجلس محترم جناب الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدر آباد نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے بھی جماعت احمدیہ کے عقائد کو اختصار کے ساتھ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ زمانے کے امام کو ماننا اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا ضروری ہے لہٰذا ہر فرد کو چاہیئے کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعاوی پر غور کرے آخر میں آپ نے دعا کرائی اور دعا کے بعد جلسہ سوا بارہ بجے شب برخواست ہوا ہمارا یہ اجلاس سوا چار گھنٹے تک بڑے ہی پرامن ماحول میں جاری رہا اور اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے آمین

گوردوارہ اٹارسی میں مولانا امینی صاحب کی تقریر

اٹارسی میں سکھ بھائیوں کا ایک گوردوارہ بھی ہے۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے وہاں کے گرنتھی سے مل کر مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ کی تقریر کا انتظام کروایا۔ چنانچہ ۸ مئی بروز اتوار ۸ بجے صبح تا ۸½ بجے مولانا امینی صاحب نے اس گوردوارہ میں گورو نانک دیو جی کی سیرت و سوانح اور سکھ مسلم خوشگوار تعلقات پر پُر اثر تقریر کی تقریر ختم ہونے پر گرنتھی صاحب نے احمدیہ وفد کی چائے سے تواضع کی اور رات کو احمدیہ کانفرنس میں یہ سکھ گیانی صاحب بمع اپنے احباب کے شریک ہوئے اور جماعت احمدیہ کی مساعی کا نیک اثر لے کر گئے۔

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی نے حال ہی میں نیا کاروبار کھولا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں ترقی بخشے اور برکت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار
بشیر احمد خادم قادیان

جماعتِ احمدیہ کیرنگ کا ۱۳واں نہایت کامیاب جلسہ سالانہ

صوبہ اُڑیسہ کی جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندوں کی بکثرت شرکت

صوبائی وزیر اور متعدد اہم شخصیتوں و اخباری نمائندوں کی شرکت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ کیرنگ

جماعتِ احمدیہ کیرنگ کا ۱۳واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۶؍۱۷؍اپریل بروز ہفتہ و اتوار نہایت کامیابی سے منعقد ہوکر اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں شرکت کرنے اور علماء کی تقاریر سے مستفیض ہونے کے لئے اُڑیسہ کی تمام جماعتوں سے احباب بکثرت تشریف لائے۔

جلسہ کمیٹی کی تشکیل

جلسہ کے انتظامات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ مکرم عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت کیرنگ کو اس کمیٹی کا صدر بنایا گیا۔ اور ممبران مکرم انیس الرحمٰن صاحب مکرم سلامت اللہ خان صاحب مکرم شمس الدین خان صاحب مکرم نورالدین خان صاحب مکرم فضل الرحمٰن صاحب تھے۔

جلسہ کی تشہیر

جلسہ سالانہ کی تشہیر کے لئے ہزاروں کی تعداد میں دعوت نامے اور اشتہار اور پوسٹر شائع کئے گئے۔ قرب وجوار میں دعوت نامے تقسیم کرنے اور اہم جگہوں پر بڑے بڑے پوسٹر لگانے کی ڈیوٹی پر مکرم یٰسین خان صاحب سیکرٹری تبلیغ مکرم شفیق الدین خان صاحب ریٹائرڈ صوبہ دار۔ مکرم حنیف خان صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ و دیگر بعض خدام کو مقرر کیا گیا۔ اسی طرح سینکڑوں دعوت نامے بذریعہ پوسٹ ارسال کئے گئے۔

اخبار "سماج" میں احمدیت کا شاندار تذکرہ:۔ صوبہ اُڑیسہ کا کثیر الاشاعت "اخبار سماج" ہے جلسہ سے قبل احمدیت کا شاندار رنگ میں تذکرہ ہوا۔ اسی طرح جلسہ کے بعد بھی شاندار رنگ میں جلسہ سالانہ کی کامیابی کا ذکر و حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا ذکر کیا گیا۔ جس سے لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

غیر احمدی بھائیوں کی کثرت سے شرکت

یہ امر نہایت خوش کن ہے کہ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی بعض جگہوں سے ہمارے مسلمان بھائی کثرت سے جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے اور تحقیق حق و احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ذوق وشوق سے شریک ہوئے۔ اور نہایت دلچسپی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سماعت کی۔ خداتعالیٰ اُن کے دلوں کو احمدیت کے نور سے منور کرے۔ آمین

جلسہ گاہ کی تعمیر

مسجد احمدیہ کیرنگ کے عقب میں جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا۔ جماعت کے خدام کی شب و روز کی محنت کے نتیجہ میں جلسہ سے قبل ایک شاندار جلسہ گاہ تیار ہوگیا۔ خوبصورت سائبان اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے جلسہ گاہ کو آراستہ کیا گیا۔ "منارۃ المحمودؔ" کو بلبوں کے ذریعہ خوب مزین کیا گیا نیز "اسلام زندہ باد" "احمدیت زندہ باد" "انسانیت زندہ باد" کے قطعات لکھ کر لاٹٹوں کے ذریعہ سجایا گیا۔

مہمانانِ خصوصی کی شرکت

اس جلسہ میں شرکت کے لئے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ اور مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بھاگلپور کے علاوہ سکندر آباد سے مکرم حافظ صالح محمد الدین صاحب ریڈر شعبۂ ہیئت جامعہ عثمانیہ حیدر آباد مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یادگیر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس نے شرکت کی۔ ۱۵؍اپریل کی شام تک احباب کثرت سے کیرنگ پہنچ چکے تھے۔

مکرم مولوی سلطان صاحب ظفر اور مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر ایک روز قبل تشریف لے آئے۔ جب کہ دیگر مہمانانِ خصوصی ۱۷؍تاریخ کی صبح خوردھا روڈ سے بذریعہ کار تشریف لے آئے۔ گاؤں سے باہر سینکڑوں احباب کے ذریعہ اُن کا استقبال کیا گیا۔ احباب بہت ہی مسرور نظر آرہے تھے۔ اور ایک دوسرے سے مل کر خوشی محسوس کر رہے تھے۔

پہلا دن۔ پہلا اجلاس

مورخہ ۱۶؍اپریل صبح ۸ بجے محترم حافظ صالح محمد الدین صاحب کی صدارت میں پہلا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ مکرم عبداللہ بلال نومسلم نے خوش الحانی سے نظم سنے

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

پڑھی۔

اس کے بعد مکرم صاحب صدر نے اجتماعی دُعا کروائی۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب جلسہ خاکسار کے ہمراہ لوائے احمدیت لہرانے کے لئے تشریف لے گئے۔ احباب تعظیم کے ساتھ کھڑے ہوکر ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم پڑھ رہے تھے۔ جونہی لوائے احمدیت لہرانے لگا۔ تو فضائے آسمانی اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔

افتتاحی تعارفی تقریر

اس کے بعد خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ مقامی نے افتتاحی تقریر کی۔ خاکسار نے جماعتِ احمدیہ کی غرض وغایت مختصر الفاظ میں بیان کی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی مخالفت اور آپؑ کی مقبولیت کے بارہ میں بتایا۔ جماعتِ احمدیہ کیرنگ میں احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی زندگی میں ۱۹۰۷ء میں پہنچ چکی تھی۔ اب خداتعالیٰ کے فضل سے سارا گاؤں احمدی ہے۔ فعال جماعت قائم ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کیرنگ کو حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مبارک ہاتھ سے "خدام الاحمدیہ کا پہلا جھنڈا" حاصل کرنے کا فخر حاصل تھا۔ اور اب آل اُڑیسہ خدام الاحمدیہ صوبہ اُڑیسہ کو قائم کرکے اُڑیسہ کے خدام میں نئی زندگی و روحانی بیداری پیدا کرکے دوسرا فخر حاصل کیا ہے۔ الحمدللہ اسی طرح عرصہ ۱۳ سال سے جلسہ سالانہ کرنے اور مبلغین کو بلانے کا اسی جماعت کو شرف حاصل ہوا ہے۔ خاکسار نے مختصر طور پر جماعت کی مالی قربانی خدمتِ خلق اور تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اور خاکسار نے یہ بھی بتایا کہ اب تک کون کون سے صحابی اور مشہور مبلغین یہاں تشریف لائے۔ اور کتنے مناظرے اور تبلیغی جلسے اب تک ہوئے۔

صاحبِ اجلاس کی افتتاحی تقریر:۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت سے بزرگان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا زمانہ پانے اور آنحضرت صلعم کا سلام پہنچانے کے لئے ترستے رہے۔ لیکن اُن کی خواہش پوری نہ ہوئی۔ یہ سراسر فضل و احسان ہے کہ ہم کو وہ مبارک زمانہ میسر آیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حضورؑ کو پہچاننے کی توفیق عطا کی۔ حضورؑ کے ذریعہ ہم نے خدا کو پہچانا ہم نے آنحضرتؐ کو آپؑ کے ذریعہ پہچانا۔ ہم نے قرآن کو آپؑ کے ذریعہ پہچانا۔ دیگر انبیاء کو آپؑ کے ذریعہ ہم نے پہچانا۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ہاتھ میں بیعت کرکے ایک رسی میں بندھ گئے ہیں۔ آپ نے واعتصموا بحبل اللہ .... الآیۃ پڑھ کر مختصر مگر جامع تقریر کی۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

اِس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی ہوئی۔ عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی پیدا کردہ جماعت"۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کے وقت اسلام کی جو حالت تھی بیان کی۔ اور پھر تفصیل کے ساتھ بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے آکر مسلمانوں میں کس طرح نئی زندگی پیدا کی۔

اس کے بعد مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری یادگیری نے "سیرت آنحضرت صلعم" پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی اصل تقریر شروع کرنے سے قبل فرمایا کہ خاکسار آج ۱۵سو کیلومیٹر کا سفر طے کرکے اس لئے یہاں آیا ہے کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کرسکوں۔ اور ہندوستان میں تعداد کے لحاظ سے بڑی جماعت کو دیکھ سکوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ہم کو بھائی بھائی بنایا ہے۔ اس لحاظ سے مَیں اپنے بھائیوں سے ملاقات کروں۔ اور اپنے خُسر مرحوم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل و مولوی فاضل یادگیری کی یاد تازہ کروں۔ جو یہاں ۱۹۵۶ء میں تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد آپ نے یہاں بلانے والوں کا اچھے الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ پھر آپ نے آنحضرت صلعم کی سیرتِ طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرکے حاضرین کو متاثر کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد حمید صاحب کوثر مبلغ نے "سیرتِ مسیح موعودؑ" پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ

کی سیرت بیان کرتے ہوئے۔ آپ کی ہمدردی اسلام سے محبت۔ اپنی دعویٰ پر کامل یقین۔ مہمان نوازی وغیرہ حالات بیان کئے۔ آخر میں دُعاؤں کے اعلانات کے بعد ایک بجے دوپہر یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

سہ پہر ۲½ ۳ بجے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی صدارت میں دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید نعیم احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید فضل عمر صاحب مبلغ نے "ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین نے "اسلام اور سائنس" پر کی آپ نے فرمایا مذہب سائنس کے خلاف نہیں۔ بلکہ مذہب خدا کا قول اور سائنس خدا کا فعل ہے۔ قرآن مجید میں سائنس کی ترقی کے بارہ میں بہت ساری پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ آپ نے قرآن کریم کی متعدد آیات تلاوت کرکے بتایا کہ ان آیات میں سائنس کی ترقی کا ذکر ہے۔ آپ کی تقریر کافی دلچسپ تھی۔ سامعین نہایت انہماک کے ساتھ تقریر سنتے رہے۔

مکرم رادھا ناتھ رتھ ایم ایل اے ایڈیٹر سماج و سابق منسٹر صوبہ اڑیسہ کی تشریف آوری

اس اجلاس میں مکرم رادھا ناتھ رتھ کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ دیگر سالوں کی طرح اس سال بھی تشریف لے آئے۔ مکرم روشن احمد صاحب نے ایک اُڑیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم شمس الحق صاحب معلم نے اُڑیہ زبان میں مختصر تقریر کی۔ جس میں آپ نے ہندو شاستروں سے متعدد شلوک پڑھے اس کے بعد مکرم رادھا ناتھ صاحب نے تقریر شروع کی۔ آپ نے کہا میں یہاں پر سنانے کے لئے نہیں بلکہ سننے کے لئے آیا ہوں۔ میں کسی کی تربیت کرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنی تربیت کیلئے آیا ہوں۔ اور یہاں میں آج ہی نہیں بلکہ سالہا سال سے آرہا ہوں۔ مجھے احمدیوں سے اس لئے لگاؤ اور پیار ہے کہ احمدی لوگ دھارمک ہیں اُن کے گورو میرے گورو ہیں۔ کیونکہ وہ دنیا کی بھلائی کے لئے تشریف لائے تھے۔ وہ ابھی شکشا (تعلیم) دنیا کو دیتے ہیں۔ آج اس اجلاس میں شرکت کے لئے لوگ دور دراز سے تشریف لائے ہیں۔ ان کا واحد مقصد دھرم کی باتوں کو سننا اور دلوں کو تسلی دینا ہے۔ تقریر کے بعد آپ نے جلسہ فنڈ میں ایک صد روپیہ دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس کے بعد مکرم نوجوان صاحب نے کہا کہ آج سے ۲۰ سال پہلے مکرم رتھ صاحب سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ اور آج ملاقات ہوئی۔ آج رتھ صاحب بوڑھے ہو چکے ہیں۔ لیکن میں جوان ہی ہوں۔ آپ نے کہا کہ بیشک رتھ صاحب بوڑھے ہو چکے ہیں لیکن آپ کا دل جوان ہے۔ آپ کو احمدیوں سے اور جماعت احمدیہ سے پیار ہے۔ اس لئے مسلسل بلاناغہ آپ ہر سال یہاں تشریف لاتے ہیں۔ آپ نے رتھ صاحب کی خدمات کو اچھے رنگ میں سراہا۔ اور اُن کا شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت کی ترقی کے لئے احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم عبد الشکور صاحب راج گانگ پور جو عرصہ دراز سے مطالعہ میں لگے تھے۔ اور مکرم شفیق احمد خانصاحب کے زیر تبلیغ تھے نے تاثرات احمدیت بیان کئے۔ بعدہٗ مانیکا گوڑا کے ایک مسلمان بھائی نے نعت آنحضرت صلعم سنائی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی "حضرت بانی جماعت کا آنحضرت صلعم سے عشق" کے موضوع پر تھی۔ خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں آقا اور غلام کے عشق کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے جس کا غیروں پر اچھا اثر ہوا۔

دوسرا دن ــ پہلا اجلاس

آج ٹھیک ½ ۸ بجے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم منور احمد صاحب بی اے کی تلاوت اور مکرم روشن احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین کی تقریر ہوئی۔ آپ کا موضوع تھا "انسانی زندگی کا مقصد" آپ نے اس موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی آپ نے اپنی تقریر کو قرآنی آیات سے مزین کیا۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر نے "ختم نبوت کی حقیقت" پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم اور اقوال بزرگان سلف کے ذریعہ ثابت کیا کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین بیشک ہیں۔ لیکن آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت ختم نہیں ہوئی۔

اس کے بعد مکرم پروفیسر رام چندر داس تشریف لائے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ کیرنگ کے جلسہ سالانہ کے بارہ میں اخباروں میں پڑھتا رہا۔ لیکن آنے کی توفیق نہیں ملی۔ آج مجھے بھگوان کی دیا سے اس روحانی اجتماع میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ آپ نے دھرم کے بارہ میں بہت سی باتیں بیان کیں۔ موصوف نے اپنے کچھ اعتراض بھی پیش کئے۔ بعدہٗ مکرم آزاد نوجوان صاحب نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے پروفیسر صاحب کے جملہ اعتراضات کا جواب دیا۔ اور اسلامی تعلیم کو احسن رنگ میں پیش کیا۔ نیز اسلامی جہاد کے بارہ میں وضاحت کی۔ جس کا دوسروں پر اچھا اثر ہوا۔ آپ کے بعد مکرم روشن احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ اور تیسرا اجلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

مکرم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین کی صدارت میں آخری اجلاس آج ۲ بجے روح پرور ماحول میں شروع ہوا۔ تلاوت مکرم سید نعیم احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم مولوی سلطان احمد صاحب مبلغ نے پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑی کی تھی۔ آپ نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم کی "موعود اقوام عالم" پر تھی۔ آپ نے متعدد دلائل اور شلوکوں سے ثابت کیا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی موعود اقوام عالم ہیں۔

مکرم بینود دھر بلیار سنگھ وزیر لیبر اور امپلائمنٹ اڑیسہ کی تشریف آوری

اس کے بعد مکرم بینود دھر بلیار سنگھ منسٹر نے تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ بھارت ایک دھرم پرائن دیش ہے۔ آپ نے کہا آج دنیا دھرم کو چھوڑ چکی ہے۔ اسی لئے دنیا میں بدامنی بے چینی ہے۔ اگر دھرم کے صحیح مارگوں پر لوگ چلیں تو خوشی اور امن کے ساتھ لوگ زندگی گزار سکتے ہیں۔ آپ نے کہا آج احمدیہ جماعت دھرم پر چل رہی ہے۔ اور ہر سال یہاں دھارمک جلسہ منعقد کرتے ہیں۔ جس سے لوگوں کو دھارمک باتیں سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس کے بعد مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے "اسلام اور امن عالم" پر تقریر کی آپ کی تقریر بڑی اچھی تھی۔ جس کو سامعین خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار شیخ عبد الحلیم کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تھی۔ خاکسار نے متعدد عقلی و نقلی دلائل کے ذریعہ حضور کی صداقت کو ثابت کیا۔

آخر میں مکرم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت کیرنگ نے احباب کا اور خدام کا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم حافظ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں جلسہ سالانہ کی کامیابی کا ذکر کیا۔ اور کیرنگ کی فعال جماعت کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ اور احباب جماعت اور خاکسار کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں آپ بہت سے دعائیہ فقرات بولتے گئے۔ اور احباب آمین کہتے گئے۔

آخر میں خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ دو روزہ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور اُن مہمانوں کو جو دُور دراز سے سفر کرکے اس جلسہ میں شریک ہوئے اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین:

اخبار قادیان

•— قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں ٹورنامنٹ دینی و علمی مقابلہ جات مورخہ ۱۶ مئی سے شروع ہو گئے۔

•— مکرم عزیز اللہ صاحب آف کینیڈا الیسر محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ) مع اہلیہ صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ بعد زیارت مقامات مقدسہ مورخہ ۱۸ مئی کو واپس تشریف لے گئے۔

•— مکرم سید محمد شریف شاہ صاحب درویش ضعیف العمری کے باعث بہت ناتواں ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔

اسکالرشپ میں کامیابی اور درخواست دُعا

محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی بڑی بچی عزیزہ صبیحہ یونس سلمہا نے آئی۔ اے کے امتحان میں اسکالرشپ حاصل کیا۔ رقم کی وصولی کے بعد عزیزہ نے ایک ماہ کا وظیفہ مبلغ ۴/- روپے مندرجہ ذیل مدات میں ادا کئے ہیں۔ درویش فنڈ ۱/- ۔ اعانت بدر ۱/- ۔ شکرانہ فنڈ ۱/- تعمیر مساجد بیرون ۱/- ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیزہ کو آئندہ بھی اس سے بڑھ کر کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ خاکسار۔ محمد حمید کوثر مبلغ بھاگلپور۔

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۷۰ — میں محمد الیاس ولد مکرم عبدالمجید صاحب قوم گاڑہ پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۷ جنوری ۱۹۶۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

چونکہ میرے والد محترم اس وقت حیات ہیں اور تمام غیر منقولہ جائیداد انہی کے نام پر ہے اس لئے اس وقت میں کسی غیر منقولہ جائیداد کا مالک نہیں ہوں۔ البتہ غیر منقولہ جائیداد کے طور پر جو کچھ ملے گا اس سے صدر انجمن کو مطلع کر دوں گا۔

مجھے اس وقت تنخواہ مبلغ چار صد پینتیس روپیہ (۴۳۵/-) ملتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ محمد الیاس ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان۔ گواہ شد۔ محمد عنایت اللہ بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ بشیر احمد طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۴۲۷۱ — میں قریشہ بانو زوجہ مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب قوم گاڑہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۳ دسمبر ۱۹۶۷ء ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میں کسی غیر منقولہ جائیداد کی مالک نہیں ہوں۔ اگر میں کبھی کسی غیر منقولہ جائیداد کی مالک ہوئی تو اس سے صدر انجمن احمدیہ کو مطلع کردنگی۔

میری منقولہ جائیداد یہی مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ دیگر زیورات وغیرہ میرے پاس نہیں ہیں اور دس روپے ماہوار مجھ کو جیب خرچ میرے خاوند کی طرف سے ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد میرے پاس کوئی زیور وغیرہ ہوا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ قریشہ بانو۔ گواہ شد۔ محمد الیاس ہیڈ ماسٹر۔ گواہ شد۔ محمد حفیظ ہیڈ ماسٹر

نوٹ :۔ میں اپنی اہلیہ کے حق مہر کے حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔

محمد الیاس خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۲۷۲ — میں صابہ بی بی بیوہ مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب ٹاک قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن یاڑی پورہ۔ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے اس وقت مبلغ دس روپے ماہوار اپنے بیٹے کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر میری جو بھی جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

الامۃ۔ نشان انگوٹھا دست راست (صابہ بی بی) گواہ شد۔ عبدالسلام ٹاک۔ گواہ شد عبدالحمید ٹاک بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۴۲۷۳ — میں امۃ النصیر بشریٰ زوجہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ البتہ اس وقت منقولہ جائیداد از قسم زیور۔ کانٹے طلائی دو عدد کان کے وزن چھ ماشے جس کی قیمت تین صد روپے ہے۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن دو ماشے جس کی قیمت ایک صد روپے۔ اسی طرح ایک عدد پازیب نقرئی قیمت ۲۵/- روپے ایک عدد سلائی مشین قیمت ۲۰۰/- روپے پر مشتمل ہے۔ میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اس طرح کل جائیداد ۱۶۲۵/- روپے کی مالیت کا بنتا ہے۔ میں اس مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی یا جائیداد نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد یا آمدنی حاصل کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دونگی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی۔

الامۃ۔ امۃ النصیر بشریٰ۔ گواہ شد۔ بشیر احمد خادم درویش۔ گواہ شد ظہیر احمد خادم۔

نوٹ :۔ موصیہ کے مہر کا ذمہ دار خاکسار ہے اور یہ میرے ہی ذمہ ہے اس کی ادائیگی کی خاکسار ذمہ داری لیتا ہے۔ ظہیر احمد خادم خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۲۷۴ — میں وی سعیدہ زوجہ مکرم ٹی کے سلیمان صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی۔ ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کیننانور۔ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی ذاتی آمدنی نہیں۔ ہاں البتہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے پچاس روپیہ ماہوار اور اپنے بیٹے محمد عثمان صاحب کی طرف سے ۵۰/- روپے ماہوار کبھی کبھی یکصد روپیہ بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس سونے کی بالیاں ہیں جس کی اس وقت قریباً ۲۳۵ روپے مالیت ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر کی رقم عرصہ ہوا کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں۔ اگر اس وصیت کے بعد میری کوئی آمدنی ہو یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع میں دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کروں گی۔ اور میری اس جائیداد پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لاگو ہوگی۔

الامۃ۔ وی سعیدہ۔ گواہ شد۔ ٹی کے سلیمان خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد عثمان فرزند موصیہ۔ گواہ شد۔ سی برکت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوڈالی۔

فارم اصل آمد

نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے جملہ موصی صاحبان حصہ آمد کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوا دیا گیا ہے۔ موصی احباب کو چاہیئے کہ اپنی گذشتہ سال ۷۶-۱۹۷۵ء کی اصل آمد سے دفتر کو فوراً اطلاع دیں۔ جیسا کہ فارم اصل آمد سے واضح ہے ہر قسم کی آمد مثلاً تنخواہ الاؤنس۔ پنشن۔ پیشہ کی آمد۔ تجارت۔ وکالت۔ ڈاکٹری۔ زراعت ٹیوشن وغیرہ شامل ہے۔ جب تک فارم پُر ہو کر واپس نہیں آ جاتا کھاتہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ اور حساب کو آخری شکل نہیں دی جا سکتی۔ بعض موصی صاحبان ایسے بھی ہیں جن کی طرف سے کئی کئی سال سے فارم اصل آمد واپس نہیں آئے۔ ایسے موصی صاحبان سے گذارش ہے کہ اگر ایسے موصیان کی زندگی میں یا بعد از وفات کسی قسم کی مشکلات پیش آئیں تو اس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔ لہٰذا ایسے موصیان فارم میں درج جملہ سالوں کی آمد سے مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست دُعا :۔ خاکسار کے بڑے ماموں محترم پی عبدالرزاق صاحب کی ایک آنکھ میں موتیا بند ہو جانے کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا ہے۔ ڈاکٹر نے آپریشن تجویز کیا ہے جو عنقریب ہوگا۔ تمام بزرگوں اور درویشان کرام سے آپریشن کامیاب ہونے کے لئے اور کامل شفا پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس۔

جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

لازمی چندہ جات سو فیصد ادا کرنے والی جماعتوں کی فہرست!!

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس سال پہلے سے زیادہ جماعتوں کو اپنے لازمی چندہ بجٹ کے مطابق سو فیصد ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔ اپنے وعدہ کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ایک بڑا اعزاز ہے۔ اور یہ جماعتیں اپنے اس اعزاز پر فخر کرنے کا حق رکھتی ہیں۔ گو ان میں سے بعض جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا چلا آ رہا ہے۔ لیکن ان کے خلوص اور جذبۂ قربانی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ موجودہ مالی سال یعنی ۷۸-۱۹۷۷ء میں وہ تمام بقایا بھی ادا کر دیں گی۔

ان تمام جماعتوں کی فہرست بغرض دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔ نظارت ہذا ان جماعتوں کا شکریہ ادا کرتی ہے اور ھدیۂ تبریک پیش کرتی ہے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

نمبر شمار — نام جماعت

یوپی و راجستھان

۱۔ امروہہ
۲۔ سردار نگر
۳۔ بریلی۔
۴۔ شاہجہانپور۔
۵۔ لکھنؤ۔
۶۔ کانپور۔
۷۔ رائچ۔
۸۔ مودھسا۔
۹۔ فیض آباد۔
۱۰۔ بنارس۔
۱۱۔ نجیب دہی۔
۱۲۔ جے پور۔
۱۳۔ کامٹھر۔

بہار

۱۴۔ پٹنہ۔
۱۵۔ آرہ۔
۱۶۔ ارول۔
۱۷۔ موریا آڑھا۔
۱۸۔ مظفر پور۔
۱۹۔ ادرین۔
۲۰۔ بلاری۔
۲۱۔ بھاگل پور۔
۲۲۔ جمشید پور۔
۲۳۔ مہو بھنڈار۔
۲۴۔ برہ پورہ۔

بنگال

۲۵۔ کلکتہ۔
۲۶۔ ڈائمنڈ ہاربر۔
۲۷۔ کیتھاسندر پور۔
۲۸۔ گاتلہ۔

نمبر شمار — نام جماعت

اڑیسہ۔ ایم پی

۲۹۔ سورو۔
۳۰۔ کٹک۔
۳۱۔ بھبنیشور۔
۳۲۔ کیرنگ۔
۳۳۔ کرڈاپلی۔
۳۴۔ پنکال۔
۳۵۔ کوٹ پلہ۔
۳۶۔ ارکھ پٹنہ۔
۳۷۔ سمبل پور۔
۳۸۔ چودوار۔
۳۹۔ پدم پدا۔
۴۰۔ کیندرا پاڑہ۔
۴۱۔ روڑ کلہ۔
۴۲۔ پردابسنہ۔

مہاراشٹر۔ کرناٹک۔

۴۳۔ بمبئی۔
۴۴۔ یادگیر۔
۴۵۔ تیماپور۔ شوراپور۔
۴۶۔ شیموگہ۔
۴۷۔ سورب۔
۴۸۔ بنگلور۔

آندھرا

۴۹۔ حیدر آباد۔
۵۰۔ سکندر آباد۔
۵۱۔ شادنگر۔
۵۲۔ چنتہ کنٹہ۔
۵۳۔ جڑچرلہ۔
۵۴۔ گوری دیوی پیٹ۔
۵۵۔ عثمان آباد۔

نمبر شمار — نام جماعت

کیرالہ۔ تامل ناڈو

۵۶۔ ساتان کولم۔
۵۷۔ کالیکٹ۔
۵۸۔ کیننانور۔
۵۹۔ کڈلائی۔
۶۰۔ پیننگاڈی۔
۶۱۔ الانلور۔
۶۲۔ موگرال۔
۶۳۔ منارگھاٹ۔

نمبر شمار — نام جماعت۔

۶۴۔ پتھہ پیریم۔
۶۵۔ آئرا پورم۔
۶۶۔ ٹیلی چیری۔

جموں و کشمیر

۶۷۔ بڈھانون۔
۶۸۔ آسنور۔
۶۹۔ رشی نگر۔
۷۰۔ اونہ گام۔
۷۱۔ ترکہ پورہ۔

کتابچہ "طائرانہ نظر" کی اشاعت

کچھ ماہ قبل ڈاکٹر مصلح الدین صاحب نے عبد اللہ پور ضلع دمکا (بہار) سے ایک پمفلٹ جماعت احمدیہ کے خلاف اعتراضات پر مشتمل بنام "جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے عقائد و دعاوی اور تصنیفات کے آئینے میں" شائع کیا تھا۔ اس کا جواب خاکسار نے "ڈاکٹر مصلح الدین صاحب کے پمفلٹ پر ایک طائرانہ نظر" کے زیر عنوان تیار کیا ہے۔ جسے احمدیہ مسلم مشن بھاگلپور بہار نے شائع کروایا ہے۔ جو جماعتیں اور احباب یہ کتابچہ منگوانا چاہیں وہ معین تعداد کے ساتھ مندرجہ ذیل ایڈریس پر تحریر فرمائیں۔ انشاء اللہ کتابچہ مفت روانہ کر دیا جائے گا۔

خاکسار:- محمد حمید کوثر
مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ بھاگلپور (بہار)

To,
M. HAMEED KAUSAR,
AHMADIYYA MUSLIM MISSION,
TATAR PUR ROAD,
BHAGALPUR (BIHAR)
PIN. 812002.

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR,
PHONES :- 52325/52686. P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس، کانپور
(مکھنیا بازار - ۴۲/۲۹)

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS- 600004.
PHONE :- 76360.

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ احباب جماعت سے مخفی نہیں ہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کیلئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ کا داخلہ ۲۴ تبوک (ستمبر) ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء سے شروع ہوگا۔ اس سلسلہ میں مطبوعہ فارم داخلہ، نظارت ہذا سے حاصل کرکے اس کی مکمل خانہ پری کرنے کے بعد ۱۶ ظہور (اگست) ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء تک مذکورہ فارم نظارت ہذا میں واپس آجانا ضروری ہے۔ اس داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:۔

(۱) اُمیدوار کی بنیادی ابتدائی تعلیم کم از کم مڈل تک ہونا لازمی ہے۔

(۲) اُمیدوار اُردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

(۳) قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ صدر انجمن احمدیہ نے امسال چار وظائف منظور فرمائے ہیں۔ جو طالب علم کی ذہنی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب تاریخ مذکورہ تک فارم داخلہ پُر کرکے دفتر ہذا میں ارسال فرمادیں۔

حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی جاری ہے۔ اس کلاس میں امسال بھی موزوں طالب علم لئے جائیں گے۔ اس کلاس میں داخل ہونے والا بچہ ذہین ہو۔ اور قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔ اس کے علاوہ دس بارہ سال سے عمر متجاوز نہ ہو۔ ہونہار اور مستحق طلباء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب جلد توجہ دیں اور اس کلاس کے داخلہ کے لئے بھی بطریق بالا کارروائی مکمل فرمادیں۔

ناظر تعلیم۔ قادیان

اعلان برائے امتحان لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ نصاب لجنہ و ناصرات ہر لجنہ کو بھجوایا جاچکا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا امتحان ۲۴ جولائی کو اور ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ۱۴ اگست ۷۷ء کو ہوگا۔ ہر لجنہ کی صدر امتحان دینے والی بہنوں اور ناصرات کے ہر گروپ کے پرچوں کی تعداد سے جلد از جلد مرکز میں اطلاع دیں۔ اور نصاب کے مطابق بہنوں اور بچیوں کی تیاری کروا کر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کسی لجنہ کو نصاب نہ ملا ہو تو جلد از جلد مرکز سے منگوالیں۔ کتب دفتر لجنہ سے منگوائی جاسکتی ہیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان بابت شرح چندہ مجلس خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے چندہ کی نئی شرح حسب ذیل ہے:۔

(الف) میٹرک تک کے طلباء کے لئے : ۳۵ ۔۔۔ پیسے ماہوار

(ب) میٹرک سے اوپر کے طلباء کے لئے : ۵۰ ۔۔۔ پیسے ماہوار

(ج) برسر روزگار خدام سے : ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار۔

(یعنی سو روپے ماہانہ آمد ہو تو ایک روپیہ ماہانہ چندہ وصول کیا جائے گا۔)

جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس شرح کے مطابق وصولی چندہ کا اہتمام کریں۔ اور اس کے مطابق بجٹ تیار کرکے فوری دفتر مرکزیہ میں ارسال کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

فہرست نمبر ۷

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

برائے سال یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش) نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

---

(۱) جماعت احمدیہ کیرنگ۔ ضلع پوری (اڑیسہ)

صدر جماعت: مکرم عبد المطلب خان صاحب۔
نائب صدر و سیکرٹری تعلیم: مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم آفتاب الدین خان صاحب۔
نائب سیکرٹری مال و سیکرٹری وصایا: مکرم حنیف خان صاحب قائد۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم سلامت اللہ خان صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم لیسین خان صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید: مکرم معین الدین خان صاحب۔
سیکرٹری وقف جدید: مکرم عبد الرحیم خان صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم نور الدین خان صاحب۔
آڈیٹر: مکرم فضل محمد خان صاحب۔
امین: مکرم شمس الدین خان صاحب۔
قاضی: مکرم حنیف خان صاحب سردار۔

(۲) جماعت احمدیہ کینانور (کیرالہ سٹیٹ)

صدر جماعت: مکرم زین حامد صاحب۔
نائب صدر: مکرم ایم محمد صاحب ایم۔ اے۔
سیکرٹری مال: مکرم کے محمد صالح صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم این ابراہیم صاحب
سیکرٹری تعلیم: مکرم حاجی وی کے محمود صاحب
سیکرٹری امور عامہ: مکرم این عبد الرحیم صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید: مکرم ایم محمود صاحب۔
سیکرٹری وقف جدید: مکرم ایم محمود صاحب۔
سیکرٹری جائیداد: مکرم کے ٹی محمود صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم کے سی محی الدین صاحب۔
سیکرٹری جوبلی فنڈ: مکرم پی۔ اے مجید صاحب۔
آڈیٹر: مکرم بی عبد السلام صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ جمشید پور (بہار)

صدر جماعت: مکرم سید محمد سلیمان صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم مقبول احمد صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت و سیکرٹری امور عامہ: مکرم سید ناصر احمد صاحب بی۔ اے۔
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید: مکرم وسیم احمد صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ باڑی پورہ (کشمیر سٹیٹ)

صدر جماعت و امین: مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب۔
نائب صدر: مکرم راجہ فضل الرحمٰن خان صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم غلام محمد صاحب لون آف کاٹھ پورہ۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم میر عبد المجید صاحب
سیکرٹری امور عامہ: مکرم غلام رسول صاحب راتھر۔
سیکرٹری تحریک جدید: مکرم عبد الستار صاحب میر۔
سیکرٹری وقف جدید: مکرم راجہ عبید الرحمٰن خان صاحب۔

درخواست دعا

میں کچھ عرصہ سے کھانسی اور بخار سے بیمار ہوں۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ بخار نہیں ہوتا لیکن کھانسی ہے۔ اور ضعف بہت ہے۔

احباب جماعت سے صحت کاملہ کیلئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار:
ابو العطاء جالندھری
(ربوہ)